۴۷- سورۃ الانعام:۱۶۵

۴۸- سورۃ النحل:۷۱

۴۹- سورۃ النساء:۳۶

۵۰- سورۃ البقرہ:۲۱۵

۵۱- سورۃ النحل:۹۰

۵۲- صحیح بخاری شریف، ج:۳، کتاب الاداب، ص:۳۵۷، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور

۵۳- جامع ترمذی، ج:۱، باب ماجاء فی الصدقۃ علی ذی القرابۃ، ص:۳۳۹، مطبع سعیدی کراچی

۵۴- صحیح بخاری شریف، ج:۳، کتاب الاداب، ص:۳۶۲، مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور

۵۵-ایضاً، ص:۳۶۳

۵۶- امام بخاری، الادب المفرد (اردو)، ص:۱۷، نفیس اکیڈمی کراچی

۵۷- جامع ترمذی، ج:۱، ابواب البر والصلۃ، ص:۸۲۷، مطبع سعیدی کراچی

۵۸- سورۃ الحجرات:۱۰

۵۹- مشکوٰۃ المصابیح جلد دوم، باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق ص:۴۴۶ مکتبہ رحمانیہ، لاہور

۶۰- ایضاً، ص:۴۴۷

۶۱- الادب المفرد، ص:۱۲۳

۶۲- سوارۃ التوبۃ:۱۰۳

۶۳- سنن نسائی، جلد ثانی، کتاب الزکوٰۃ، ص:۸۲، مطبع حامد کمپنی لاہور

۶۴- مولانا مودودی، معاشیات اسلام، ص:۱۳۲، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور

۶۵- سورۃ التوبۃ:۶۰

۶۶- مشکوٰۃ المصابیح جلد اول، باب فضل الصدقۃ ص:۴۱۵ مکتبہ رحمانیہ، لاہور

۶۷- مشکوٰۃ المصابیح جلد دوم، باب ماعلی الولاۃ من التیسیر ص:۱۹۶ مکتبہ رحمانیہ، لاہور

۶۸- ایضاً، کتاب الامارۃ والقضاء، ص:۱۸۹

۶۹- ایضاً، کتاب الامارۃ والقضاء، ص:۱۸۸

۷۰- ایضاص:۱۸۸

۷۱- اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور (اردو) ص:۱۱ زیر نگرانی جسٹس ارشاد حسن خان، سیکٹری وزارت عدل

وپارلیمانی امور۔

۷۲۔ ایضاً، ص:۲۱-۲۰

۷۳۔ روزنامہ جنگ راولپنڈی مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۹۹ء

۷۴۔ Mazhar ul Haq ,Principles of Political Science P-458 Bookland Lahore

۷۵۔ سورۃ القصص:۲۶

۷۶۔ مشکواۃ المصابیح جلد دوم، باب الاجارۃ، ص:۴۴ مکتبہ رحمانیہ،لاہور

۷۷۔ ایضاً، باب الافلاس والانظار، ص:۲۸

۷۸۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب اجر الاجراء، ص:۶۷، دینی کتب خانہ اردو بازار، لاہور

۷۹۔ مشکواۃ المصابیح جلد دوم، باب النفقات وحق المملوک ص:۱۱۷ مکتبہ رحمانیہ،لاہور

۸۰۔ شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ (اردو) جلد دوم، ص:۱۶۰

۸۱۔ پاکستان میں انسانی حقوق کی صورت حال ۱۹۹۱، ص:۱۸۸-۱۸۷، پبلیشرز پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق لاہور

۸۲۔ موطا امام مالک، کتاب الاستیذان، ص:۸۱۲، فرید بک سٹال اردو بازار، لاہور

۸۳۔ ایضاً

۸۴۔ ایضاً

چائلڈ لیبر اور اسلامی تعلیمات

تحریر: محمد ارشد لیکچرار شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ اسلامیہ ڈگری کالج ناوروال

آجکل بین الاقوامی سطح پر جن چند مسائل کا تذکرہ کیا جاتا ہے ان میں سے ایک چائلڈ لیبر (Child Labour) یعنی بچوں کی مشقت و مزدوری بھی ہے۔انسانی حقوق کی عالمی تنظیمات اور مغربی ممالک تیسری دنیا کے غریب ممالک' جن میں پاکستان بھی شامل ہے کے خلاف ایک عرصے سے پراپگنڈا کر رہے ہیں کہ ایسے ممالک جن میں بچوں سے مشقت لی جاتی ہے ان کی امداد بند کر دی جائے اور جن صنعتوں میں ان سے مزدوری کروائی جاتی ہے بین الاقوامی منڈی میں ان کے تیار شدہ مال کی خرید و فروخت پر پابندی اور اس طرح کی دیگر پابندیاں لگادی جائیں۔اس حوالے سے ان کا موقف یہ ہے کہ بچوں سے ان کی استعداد سے بڑھ کر مشقت ظلم کے مترادف ہے اور وہ اس ظلم کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔

ہم اس آرٹیکل میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس مسئلے کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیں گے چنانچہ سب سے پہلے ہم اس کے مفہوم پر بات کرتے ہیں۔

چائلڈ سے مراد

عربی لغت میں انسانی زندگی کے مختلف مراحل کے لیے بہت سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں (۱) جیسے جنین' صبی' غلام' یافع' شاب' بالغ' جزور' فتی' رجل' کھل' شیخ مگر یہاں لفظ صبی اور بالغ کی وضاحت کی جارہی ہے کیونکہ ان کا باہم تعلق بھی ہے اور اس بحث کا انحصار بھی اسی پر ہے۔

فقہائے اسلام "صبی "(بچے) کا اطلاق ایسے فرد پر کرتے ہیں جو بلوغت کو نہ پہنچا ہو امام جلال الدین سیوطیؒ اس کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

والفقهاء يطلقون الصبى على من لم يبلغ (۲)

اور فقہاء بچے کا اطلاق اس پر کرتے ہیں جو بالغ اب "صبی" اس وقت تک ہوگا جب تک بچہ بالغ نہیں ہوتا ہے۔بلوغت کے حوالے سے ہم ذیل میں تذکرہ کرتے ہیں۔

بالغ

جب دور صبی ہو توبلوغت کاآغاز ہوتا ہے اب دیکھنا یہ کہ بلوغت کاآغاز کب ہوتا ہے ؟

بلوغت کی پہچان کے طریقے

بلوغت کی پہچان کے چند طریقے حسب ذیل ہیں۔(۳)

۱۔ عمر	امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک	۱۵سال(مردو عورت)
	امام ابو حنیفہ کے نزدیک	۱۷سال(عورت)
		۱۸سال(مرد)

قانونی ڈکشنری میں اٹھارہ سال کو حدبلوغت بیان کرتے ہوئے(۴)

After reaching the age of 18 کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔

نوٹ : عمر میں اختلاف کی وجہ سے یہ ہے کہ عادت میں کمی وبیشی ممکن ہے۔بعض اوقات موسم اور حالات کی تبدیلی کی وجہ سے بلوغت کی عمر میں فرق ہو جاتا ہے ہر ایک نے اپنے علم کے مطابق اس کی حد مقرر کی۔بعض اوقات بارہ سال کی عمر میں بلوغت پائی گئی ہے۔

۲۔ احتلام کاہونا

۳۔ زیرناف بالوں کااگنا

۴۔ بغل کے بال

۵۔ ڈارھی کاآنا　　۶۔ مونچھیں آنا (مردوں کے ساتھ مخصوص علامات)

۵۔ حیض　　۶۔حاملہ ہونا (خواتین کے ساتھ مخصوص علامات)

لیبر(Labour)

لفظ صبی اور بالغ کی وضاحت کے بعد اب ہم لیبر(Labour) کا جائزہ لیتے ہیں چنانچہ اس سے مراد دو چیزیں ہیں۔

(۱) جسمانی مشقت

(۲) ذہنی مشقت

آکسفورڈ ڈکشنری میں(۵) Bodily or mental work کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں

ہماری موجودہ بحث میں عام طور پر جسمانی مشقت لی جاتی ہے۔بچے سے جو مشقت لی جاتی ہے اس کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ زراعت کے میدان میں

۲۔ چھوٹی صنعتوں میں

۳۔ گھریلو ملازمت

(۱)زراعت کے میدان میں

دیہاتوں میں بچوں سے بعض اوقات ان کی استعداد اور ہمت بڑھکر کام لیا جاتا ہے اور بعض اوقات انکی استعداد کے مطابق بھی کام لیا جاتا ہے۔

(۲) چھوٹی صنعتوں میں

دیہاتوں اور شہروں میں عام طور پر بچوں سے کم اجرت پر کام حاصل کرانے کے لیے اور ان کے والدین بچوں کے ذریعے روزی کمانے کے لیے ان سے دستکاری 'اینٹیں بنانے 'تعمیری کام' ماہی گیری 'گلیوں میں جوتے پالش کرنے 'ہسپتالوں میں صفائی قالین سازی وغیرہ کا کام لیتے ہیں۔ایسے کاموں سے بچوں کی جسمانی اور عقلی صحت متاثر ہوتی ہے۔

(۳) گھریلو ملازمت

شہروں میں عام طور پر بچوں کو ملازم رکھا جاتا ہے بعض اوقات ان سے زیادہ کام لیا جاتا چھٹی نہیں ملتی۔رہائش اور خوراک مناسب نہیں ملتی اور بعض اوقات سہولیات بھی ملتی ہیں۔

نوٹ :ان تینوں صورتوں میں عام طور پر بچے تعلیم و تربیت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

چائلڈ لیبر اور موجودہ اعداد شمار

اس وقت انٹرنیٹ پر موجود امداد و شمار کے مطابق 20 ملین (۲ کروڑ) بچے کام کر رہے ہیں مذکورہ تعداد کا 25 فیصد حصہ افریقہ میں بلکہ 18 فیصد ایشیا میں کام کر رہا ہے۔پاکستان میں کئی ملین بچے کام کر رہے ہیں حالانکہ یہاں کے قانون میں 14 سال سے کم عمر بچوں سے کام لینے کی ممانعت بھی موجود ہے تقریباً چار ملین (۴۰ لاکھ) فل ٹائم کام کرتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ تعداد جز وقتی کام کرنے والوں کی ہے

اقوام متحدہ اور بچوں کے حقوق

اقوام متحدہ کے ماتحت ۱۹۴۶ء کو بچوں کی حالت سدھارنے کے لیے قائم ہونے والے مخصوص ادارے یونیسف (Unicef) کے زیر اہتمام بچوں کے حقوق پر عالمی کنونشن کی سفارشات کے اہم مقامات کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔

☆ انسانی حقوق کے عالمی کنونشن میں اقوام متحدہ نے باضابطہ اعلان کے ذریعے زمانہ طفولیت کو خاص احتیاط اور تعاون کا عنوان دیا گیا۔

☆ خاندان کے تمام ممبرز کو پرورش، صحت اور خوشحالی کے لیے قدرتی ماحول کی ضرورت ہے خاص طور پر بچے کہ ان کو ضروری تحفظ (Protection) اور تعاون (Assistance) حاصل ہونا چاہئیے تاکہ وہ معاشرے میں رہتے ہوئے مکمل طور پر اپنی ذمہ داریوں کو قبول کر سکیں۔

☆ یہ بات تسلیم کی گئی کہ بچے کو اپنی شخصیت کی مکمل اور بے ضرر ترقی کے لیے اپنے خاندان کے پر مسرت، محبت بھرے اور ہم آہنگی کے ماحول میں جوان ہونا چاہیے۔

☆ اس بات کو تسلیم کیا گیا کہ تمام کے ممالک وہ جہاں بچے خاص طور پر مشکل حالات میں زندگی بسر کر رہے ہیں کو خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

☆ ہر ملک اور بطور خاص ترقی پزیر ممالک میں بچوں کے موجودہ حالات کو بہتر بنانے کے لیے عالمی تعاون کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا(http:// www.unicef org /cre/Preamble.htm)

آرٹیکل نمبر ۱

ابتدائیہ کے بعد بچوں کے حوالے سے بنائے گئے قوانین کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

ایک بچے سے مراد ہر وہ انسان ہے جو اٹھارہ سال سے کم ہو۔

آرٹیکل نمبر ۲

ممالک کو تمام مناسب اقدامات لینے چائیں تاکہ بچے کو تمام قسم کے امتیازات کے خلاف تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔

آرٹیکل نمبر ۳

بچوں کے متعلق تمام اقدامات خواہ وہ عوام کے ذریعے لیے جائیں یا پرائیویٹ سماجی بہبود کے اداروں عدالتوں انتظامی حکام یا قانونی تنظیمات کے ذریعے بچوں کا بہترین مفاد بنیادی توجہ کا مرکز ہونا چاہیئے۔

آرٹیکل نمبر ۴

ممالک کو اپنے میسر وسائل کے مطابق جہاں ضرورت ہو عالمی تعاون کے ڈھانچے میں رہ کر زیادہ سے زیادہ اقدامات لینے چائیں۔

آرٹیکل نمبر ۶

ممالک کو بچے بقاء اور ترقی کے لیے زیادہ سے زیادہ ممکنہ اقدامات لینے چائیں۔

آرٹیکل نمبر ۷

ممالک کو اپنے قومی قوانین کے ذریعے اس میدان میں عالمی دستاویزات کے مطابق ان حقوق کے نفاذ کو یقینی بنانا ہوگا۔

(http://www.unicef.org/cre/part1.htm)

مختلف ممالک میں ان اقدامات کی روشنی میں بچوں کو بہتری کے لیے قوانین بنائے گئے۔ اسی طرح پاکستان میں بھی بچوں کے حقوق بطور خاص ان سے مشقت لینے کے حوالے سے قوانین بنائے گئے۔

چائلڈ لیبر اور ملکی قوانین

پاکستان میں رائج ایسے قوانین جن میں صراحتاً یا ضمناً لیبر کے حوالے سے ہے تذکرہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) کانوں کے متعلق ایکٹ ۱۹۲۳

(۲) کارخانہ جات ایکٹ ۱۹۳۴

(۳) بچوں کی ملازمت کا ایکٹ ۱۹۳۸ (۱۹۹۱ کے قانون کی وجہ سے اب یہ منسوخ ہو چکا ہے)

(۴) دوکانات اور ادارہ جات کا قانون ۱۹۶۹

(۵) بچوں کی ملازمت کا قانون ۱۹۹۱ء

ہم اس مقام پر بچوں کی ملازمت کے قانون ۱۹۹۱ء میں اہم امور کو خلاصۃً بیان کر رہے ہیں جس میں بچوں کی خاص پیشوں میں ملازمت پر پابندی اور بچوں کے کام کے حالات کو بہتر بنانے کا بیان ہے۔

بچے کی تعریف

اس سے مراد ہر وہ انسان ہے جو چودہ سے کم عمر کا ہو

اگر کسی کی عمر چودہ سال سے زائد مگر اٹھارہ سال سے کم ہو اس کو (Adolescent) کہتے ہیں۔

نوٹ :۔ اقوام متحدہ اور پاکستان کے قوانین میں بچے کی تعریف میں عمر کے فرق کی وجہ جاننے کے لیے گزشتہ صفحات میں بلوغت کے حوالے سے دی گئی تفصیلات کو دوبارہ پڑھیے۔

بچوں کے حقوق کی قومی کمیٹی

وفاقی حکومت کو کہا گیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے زیر اہتمام بچوں کے حقوق پر کنونشن کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے بچوں کے حقوق کی قومی کمیٹی بنائے تاکہ وہ وفاقی حکومت کو بچوں کے حقوق پر عمل درآمد کی صورت حال سے آگاہ کرے۔

بچوں سے کام کروانے کے ضوابط

چودہ سال یا اٹھارہ سال سے کم عمر والوں سے اگر کام لیا جائے تو درج ذیل امور کو مدنظر رکھنا ہوگا۔

- ☆ ایک بچے سے لگاتار تین گھنٹے سے زائد کام نہیں لیا جا سکتا کام کروانے کی مدت بشمول ایک
- ☆ گھنٹے کے درمیانی آرام کے سات گھنٹے سے نہیں بڑھ سکتی سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے کے بعد کام پر نہیں لگایا جا سکتا
- ☆ کسی بچے سے اضافی وقت (over-time) نہیں لیا جا سکتا
- ☆ ایک جگہ کام کرنے والے بچے سے دوسری جگہ کام نہیں لیا جا سکتا
- ☆ ہفتہ وار چھٹی ضروری ہوگی اور اس کو نوٹس بورڈ پر آویزاں کیا جائے۔

رجسٹر کی تیاری

آجر کو ایک رجسٹر تیار کرنا ہوگا جس کو انسپکشن کے وقت چیک کیا جا سکتا ہے اس رجسٹر میں درج ذیل چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ کام کرنے والے بچوں کا تاریخ پیدائش

۲۔ کام اور وقفے کے اوقات

۳۔ بچوں سے لیے جانے والے کام کی نوعیت۔

بچوں کے تحفظ اور انکی صحت کے لیے اقدامات

جہاں بچے کام کرتے ہیں وہاں ان کے تحفظ اور انکی صحت کے تحفظ کے حوالے سے یہ اقدامات لینے چاہیں۔

۱۔ کام کرنے کی جگہ کا صاف ستھرا ہونا۔

۲۔ ردی کو ٹھکانے لگانے کے انتظامات

۳۔ جگہ کا ہوادار ہونا

۴۔ گرد غبار سے بچاؤ

۵۔ روشنی کا مناسب انتظام

۶۔ پینے کے پانی کی فراہمی

۷۔ لیٹرین کا انتظام

۸۔ آنکھوں کا تحفظ

۹۔ استعداد سے بڑھکر بوجھ نہ ہو

۱۰۔ چلتی ہوئی اور خطرناک مشنری کے نزدیک کام نہ کریں۔

ممنوع پیشے

اس قانون میں چودہ سال سے کم عمر بچوں کے لیے درج ذیل کام کروانا منع ہے۔

۱۔ قالین سازی

۲۔ سیمنٹ بنانا اور اسکی پیکنگ

۳۔ کپڑے بننا اور رنگ کرنا

۴۔ ماچس بنانا اور دھماکہ خیز مواد تیار کرنا

۵۔ صابن بنانا

۶۔ عمارت کی تعمیر

۷۔ سلیٹ پنسل بنانا

۸۔ پتھر کی تراش

۹۔ ریلوے سٹیشن یا پٹڑی بچھانے یا ریلوے لائنوں کے درمیان کام کرنا

۱۰۔ مسافروں یا سازوسامان کی ترسیل کی جگہ

۱۱۔ چلتی گاڑیوں میں چیزیں بیچنا

۱۲۔ بندرگاہ پر کام اور اس طرح کے بعض دیگر خطرناک کام

خلاف ورزی پر سزا

(۱) بچوں کو ممنوع جگہوں اور مذکورہ شروط کو پورا کیے بغیر مزدوری کروانے پر زیادہ سے زیادہ ایک سال قید یا بیس ہزار جرمانہ یا دونوں سزائیں بھی ہو سکتی ہیں۔

(۲) اگر دوبارہ اس غیر قانونی کام کا ارتکاب ہو تو کم از کم چھ ماہ قید سے دو سال تک قید سنائی جا سکتی ہے۔(Employment of children Act,1991)

آئین پاکستان اور چائلڈ لیبر

پاکستان کے آئین میں بھی چائلڈ لیبر کے حوالے سے بنیادی امور کا اس طرح ہے۔

No Child below the age of fourteen years shall be engaged in any factory or mine or any other hazardous enployment (Constitution of Pakistan Page No,:7)

چودہ سال سے کم عمر کسی بچے کو کسی فیکٹری یا کان یا کسی دوسری خطرناک ملازمت پر نہیں لگایا جا سکتا۔

قوانین پر تبصرہ

اقوام متحدہ کی سفارشات اور ملکی قوانین میں بچوں کے حقوق کے تحفظ کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔اس ضمن میں یہ امور قابل توجہ ہیں۔

۱۔ بچوں سے ان کی استعداد سے بڑھکر کام لینے کی ممانعت کی گئی ہے۔ قرآن حکیم نے اس حوالے سے بنیادی ضابطے کا تذکرہ کیا ہے کہ کسی نفس کو اس کی استعداد سے بڑھکر تکلیف نہیں دی جاسکتی اس حوالے سے تفصیلات کا ابھی ہم ذکر کر رہے ہیں۔

۲۔ دور جاہلیت میں بچوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا مگر اسلام نے انہیں بہت سے حقوق عطا فرمائے جیسے بچے کی زندگی کا تحفظ (قتل کی ممانعت)' پیدائش کے بعد دودھ پلانا' بنیادی تعلیم کو فرض قرار دینا' اچھی تربیت دینا' بچوں کے ساتھ پیار و محبت' ان کے ساتھ رحم' جنس کے فرق سے قطع نظر بچوں سے حسن سلوک اور ان کو وراثت میں حصہ دار بنانا۔ ان حقوق کی روشنی میں ایسے پیشے جہاں پر بچوں سے مشقت ان کی زندگی یا صحت کے لیے نقصان دہ یا ان کی تعلیم کے راہ میں رکاوٹ 'کی ممانعت اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔

۳۔ اس حوالے سے قانون سازی اور اسکی خلاف ورزی پر سزا کی بھی شرعاً اجازت ہے کہ تعزیرات کے باب میں اسلامی حکومت مختلف قوانین اور ان کی خلاف ورزی پر سزاؤں کا تعین بھی کر سکتی ہے۔

۴۔ کتاب و سنت بنیادی ضابطے فراہم کرتے ہیں۔ صاحبان علم و دانش ان کو پیش نظر رکھ کر مختلف ادوار میں پیش آنے والے جدید مسائل کے حل کے لیے مخصوص حالات کے تناظر میں قوانین بنا سکتے ہیں۔

۵۔ اسلام نے بچوں کو عبادات' معاملات اور دیگر اہم امور میں بہت سہولیات دی ہیں اور ان سے سرزد ہونے اعمال پر گرفت نہیں ہے۔ یہ تمام امور شریعت اسلامیہ کا امتیاز ہیں۔

ہم اس مسئلہ کے حوالے سے قرآن و سنت کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ آیا بچوں سے انکی استعداد سے بڑھکر مشقت و مزدوری لینا درست ہے یا نہیں ؟

قرآن کا اصولی ضابطہ ۔۔۔۔ طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں

قرآن حکیم نے یہ اصولی ضابطہ دیا ہے کہ وہ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف میں مبتلا نہیں کرتا۔

ارشاد باری تعالی ہے :۔

لا تکلف نفس الا وسعها (۶) (کسی نفس کو اسکی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی)

لایکلف اللہ نفساالاوسعہا (۷)	(اللہ تعالیٰ کسی نفس کواسکی وسعت سے بڑھکر تکلیف نہیں دیتا)
لانکلف نفساً الاوسعہا (۸)	(ہم کسی نفس کواسکی طاقت سے بڑھکر تکلیف نہیں دیتے)

یہی وجہ ہے کتاب و سنت کے احکامات میں اس ضابطے کا لحاظ کیا گیا ہے اور بچے کو بنیادی احکامات شریعت سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

بچے گرفت سے بری

مذکورہ قرآنی ضابطے کے مطابق تین طرح کے افراد کو مرفوع القلم قرار دیا گیا ہے یعنی ان کے اعمال پر گرفت نہیں ہے۔

(۱) حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

رفع القلم عن ثلاث عن النائم حتی یستیقظ وعن المجنونحتی یفیق وعن الصبی حتی تحتلم (۹)	(تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھادیا گیا سونے کہ وہ بیدار ہو جائے اور مجنون سے یہاں تک کہ اس کوافاقہ ہو جائے اور بچے سے یہاں تک کہ اسکو احتلام (بالغ) ہو جائے والے سے یہاں تک

(۲) حضرت علیؓ فرماتے ہیں

الم تعلم ان القلم رفع ثلاث عن المجنون حتی یفیق و عن الصبی حتی یدرک وعن النائم حتی یستیقظ (۱۰)	(کیاآپ کو معلوم نہیں بلاشبہ تین افراد سے قلم اٹھادیا گیاہے مجنون سے یہاں تک کہ اسکوافاقہ ہو جائے بچے سے یہاں تک کہ اسکواحتلام ہو جائے اور سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے)

اس سے معلوم ہوا کہ سونے والے، مجنون اور بچے سے سرزد ہونے والے اعمال پر گرفت نہیں ہے گویا بچے بلوغت تک اعمال پر جوابدہ نہیں سمجھا گیا۔ اسی طرح روزی کمانے کے لیے استعداد سے بڑھکر باقاعدہ محنت و مشقت کرنا بھی ان کی ذمہ داری میں شامل نہیں ہے اور نہ ہی ان سے ایسا کام لینے کی اجازت ہے۔

بچوں پر رحم کرنے کا حکم

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یؤقر کبیرنا(۱۱) (جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کی وہ ہم میں سے نہیں۔ ورچوں سے ان کی استعداد سے بڑھکر محنت ومشقت کروانا خلاف رحم ہے)

چائلڈ لیبر۔۔۔۔۔احکامات شریعت کے عمومی تصور کے خلاف

مذکورہ بالا کتاب وسنت کے چند بنیادی ضابطوں کے بعد ہم انسانی زندگی کے تین ادروار کے حوالے سے بحث کرتے ہیں جس میں بچوں کے بارے احکامات کے حوالے سے شریعت کا مزاج مکمل طور پر ہمارے سامنے آجائے گا یہ ادوار حسب ذیل ہیں۔

(۱) دور تمیز تک

(۲) بلوغت تک

(۳) بعد از بلوغت

(۱) دور تمیز (شعور) تک

یہ دور ساتویں سال تک ہے کیونکہ اس عمر میں بچے کو تمیز و شعور آجاتا ہے۔ اس دور میں بچے پر لاگو ہونے والے احکامات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) حقوق العباد (۱۲)

حقوق العباد کی دو اقسام ہیں

(۱) حقوق مالیه کا نیابة لزوم

یہ بچے پر لازم ہوں گے کیونکہ ان صورتوں میں صرف مال لازم آتا ہے ولی اس کی طرف سے نیابۃً ادا کر سکتا ہے جیسے تلف شدہ چیزوں پر ضمان، اجیر کی اجرت اور زوجہ کا نفقہ وغیرہ۔ (۱۲۔الف)

(ب) حق قصاص کا عدم لزوم

قصاص بچے پر لازم نہیں کیونکہ بچے کی فعل کے وجہ سے اس کو سزا نہیں دی جاسکتی اور یہ حق نیابۃً بھی ادا نہیں ہو سکتا ہاں اگر دیت لازم ہو تو وہ بچے کی طرف سے ولی ادا کریگا۔

امام ابن نجیم اس حوالے سے تحریر کرتے ہیں۔

ولا قصاص عليه وعمده خطا (۱۳)
اور اس (بچے) پر کوئی قصاص نہیں اور اسکا جان بوجھ کر قتل بھی خطا شمار ہوگا

(ا) حقوق اللہ

(ا) عبادات کا عدم لزوم (۱۴)

بچے پر ایمان' بدنی عبادت (نماز)' مالی وبدنی عبادت (حج) مالی عبادت (زکاۃ) کوئی بھی چیز لازم نہیں ہوتی ہے امام ابن نجیم اس حوالے سے رقمطراز ہیں۔

فلا تکلیف علیه بشی ء من العبادات (سو بچے پر عبادات میں سے کوئی چیز لازم نہیں کہ حتیٰ الزکاۃ عندنا (۱۵) یہاں تک کہ ہمارے نزدیک زکوۃ بھی)

نوٹ :۔ شوافع کے ہاں زکوۃ لازم نہیں ہے مگر احناف کے ہاں لازم ہے کیونکہ ولی نیابۃً ادا کر سکتا ہے۔

(ب) حدود کا عدم لزوم (۱۶)

بچے پر حدود (سرقہ' زنا' قذف' شراب' ارتداد) جاری نہیں ہوتیں۔
امام ابن نجیم اس حوالے سے تحریر کرتے ہیں۔

ولا بشی من المنهیات فلا حد علیه ولو فعل شیئاً منها (۱۷) (اور منع کی ہوئی چیزوں میں سے کوئی لازم نہیں ہے سو اگر اس نے کسی امر کا ارتکاب کیا تو حد جاری نہ ہوگی۔ اسی طرح امام جلال الدین سیوطی کے نزدیک بھی حدود بچے پر لازم نہیں ہوتیں)(۱۸)

عقود اور تصرفات قولیہ کا باطل ہونا

ادا کی عدم اہلیت کی وجہ سے اسکے اقوال وتصرفات قولیہ پر کوئی اثر شرعی مرتب نہیں ہوتا ہے ان کے عقود اور تصرفات قولیہ باطل ہوں گے اور انکا اعتبار نہ ہوگا۔ (۱۹)

میدان جنگ میں بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے

نهی رسول الله عن قتل النساء رسول اللہ ﷺ نے (میدان جنگ میں) خواتینؑ اور بچوں

والصبیان (۲۰) کو قتل کرنے سے منع فرمایا)

(۲)دور تمیز سے بلوغت تک

دور تمیز (ساتویں سال) سے بلوغت تک احکامات اسطرح ہیں۔

(۱)حدودو قصاص کا عدم لزوم

قصاص وحدوداس دور میں بھی بچے پر لازم نہیں آتے جیسا کہ امام ابن نجیم اور امام سیوطی حوالے سے بیان ہو چکا ہے حضرت عطیہ القرظی کہتے ہیں۔

عرضنا علی رسول اللہ ﷺ یوم قریضۃ فکان من انبت قتل ومن لم ینبت خلی سبیلہ فکنت فمن لم ینبت فخلی سبیلی (۲۱)

(ہمیں قریضہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا سو جن کے بال اگے ہوئے تھے ان کو قتل کر دیا گیا اور جن کے نہیں اگے تھے (یعنی نابالغ تھے) ان کو چھوڑ دیا گیا میرا تعلق دوسرے گروہ سے تھا سو مجھے چھوڑ دیا گیا۔)

(۲)عبادات۔۔۔تربیت کے لیے

بچے پر عبادات بھی لازم نہیں ہوتیں مگر نماز کے فرض ہونے سے پہلے اسکی ٹرینگ کے لیے ادائیگی کا حکم دیا۔

(۱) نماز

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

علموالصبی الصلوۃ ابن سبع سنین واضربوہ علیھاابن عشرۃ(۲۲)

(بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز سکھاؤ اور دس سال کی عمر میں نمار نماز کی ادائیگی کے لیے مارو ایک اور روایت میں اسطرح الفاظ ہیں۔)

مروھم بالصلوۃ وھم ابناء سبع واضربووھم ابناء عشر (۲۳)

(ان کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور دس سال کی عمر میں نماز کے لیے مارو۔)

(ب)روزہ

اسی طرح صحابہ کرامؓ بچوں کو روزہ کی ٹرینگ کے لیے ان کو روزہ رکھواتے

حضرت ربیع بنت معوذ کی روایت میں ہے :

ونصوم صبیاننا ونجعل اللعبتہ من العھن فاذابکااحدھم علی الطعام اعطینا ذلک

(اور ہم اپنے بچوں کو (عاشورہ کا) روزہ رکھواتے اور ان کے لیے اون کا کھلونا بناتے جب ان میں سے کوئی کھونے کے لیے روتا تو ہم

حتی یکون عندالافطار(۲۴) اسکو کھلونا دیتے یہاں تک کہ افطار کے نزدیک بھی (انکو بہلاتے)

(ج) حج

اسی طرح حج کی ادائیگی پر اجر وثواب کی بات موجود ہے اور صحابہ وصحابیات بچوں کو تربیت کے لیے حج کرواتے۔ ایسی صورت میں بلوغت کے بعد دوبارہ حج کرنا لازم ہوتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں:

رفعت امراۃ صبیالھا الی رسول اللہ ﷺ فقالت یا رسول اللہ ﷺ الھذا قال نعم ولک اجر (۲۵) (ایک عورت حضور ﷺ کی خدمت میں بچہ لائی عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا اس پر حج ہے فرمایا ہاں اور تیرے لیے بھی اجر ہوگا۔)

حضرت سائب بن یزیدؓ کی روایت ہے:

قال حج بی ابی مع رسول اللہ ﷺ فی حجتہ الوداع (۲۶) (میرے والد مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے لیے حجۃ الوداع کے موقع پر لے آئے حالانکہ میں سات سال کا تھا۔)

امام ترمذی فرماتے ہیں

وقدا جمع اھل العلم ان الصبی اذا حج قبل ان یدرک فعیلہ الحج اذا ادرک لاتجزی عنہ تلک الحجتہ عن حجتہ الاسلام (۲۷) (اہل علم کا اجماع ہے کہ بلاشبہ بچہ جب بالغ ہونے سے پہلے حج کرے تو بلوغت کے بعد حج دوبارہ لازم ہوگا اور وہ حج اسلام کے حج (فرض حج) کا بدل نہ ہوگا۔)

(۳) تصرفات مالیہ (۲۸)

اسکی تفصیل حسب ذیل ہے:

(ا) تصرفات نافعہ (جو کہ محض نفع کا باعث ہوں)

ھبہ، صدقہ، وصیت کو قبول کر سکتا ہے اسمیں ولی کی اجازت کی ضرورت نہیں

(ب) تصرفات ضارۃ (جو کہ محض ضرر کا سبب ہوں)

ھبہ کرنا، وقف کرنا یہ تصرفات درست نہیں بلکہ اصلاً انقعاد نہیں ہوتا حتی کہ ولی کی اجازت سے بھی درست نہیں

(ج) تصرفات متر ددۃ (نفع و نقصان کے مابین)

بیع 'اجارہ اور دیگر مالی معاملات

یہ چیزیں بچے کی اہلیت ادا کے اصل کے اعتبار سے درست ہیں مگر یہ کہ اہلیت کے ناقص ہونے کے باعث ولی کی اجازت پر موقوف ہیں۔ اجارہ کے حوالے سے فقہاء کی آراء کا تذکرہ آگے آرھا ہے۔

جہاد کی مشروط اجازت

اس دور میں بچے کی جسمانی طاقت 'جنگی مہارت اور جذبہ کو دیکھ کر جہاد کی اجازت دی جاسکتی ہے جیساکہ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کو غزوہ احد کے موقع پر چودہ برس کی عمر میں جہاد کی اجازت نہ ملی جبکہ یوم خندق کو پندرہ سال کی عمر میں اجازت مل گئی(۲۹)

حکم استیذان بلوغت کے ساتھ مشروط

تمام لوگوں کو گھر میں اجازت طلب کر کے داخل ہونے کا حکم ہے مگر بچوں کے لیے استثنا کا حکم ہے۔اس حوالے سے قرآن کا حکم اس طرح ہے

واذبلغ الاطفال منکم الحکم فلیستأ ذنوا (۳۰)	(اور جب تم میں سے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو ان کو اجازت طلب کرنا چاہیے۔)

بلوغت تک یتامی کے معاملات چلانے کا حکم

قرآن حکیم نے یتامی کے اولیاء کو نہ صرف ان کے معاملات ان کے بالغ ہونے تک چلانے کا حکم دیا بلکہ معاملات مکمل طور پر ان کے سپرد کرنے کے لیے شرط "رشد" کا بھی تذکرہ کیا قرآن حکیم کے الفاظ اسطرح ہیں۔

وابتلوا الیتامی حتی اذابلغوا النکاح فان انستم منھم رشدًا فادفعواالیھم اموالھم (۳۱)	(اور یتیموں (کے معاملات) کو سدھاتے رہو جب تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں پھر اگر ان میں ہوشیاری دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کردو۔)

(۳)دور بلوغت کے بعد

اس دور میں جملہ احکامات شرعیہ لازم ہونگے۔ عقود و تصرفات کے لیے ولی کی اجازت کی قطعاً ضرورت نہیں۔

نتیجۂ بحث

اس تمام بحث سے ثابت ہوا کہ استعداد سے بڑھکر چائلڈ لیبر عمومی مزاج شریعت کے خلاف ہے نیز اہم اور بنیادی احکامات شریعت میں بچے کو ذمہ دار نہیں بنایا گیا اس لیے باقاعدہ محنت و مشقت میں بھی اس کو ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاسکتا

سیرت طیبہ اور چائلڈ لیبر

رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کی طرف نظر دوڑائیں تو آپ ﷺ کے بچپن کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ملتی ہے کہ آپ ﷺ سخت محنتی تھے اس حوالے سے آپ ﷺ نے بھرپور بچپن گزارا مگر روزگار کے لیے یا اجرت کے لیے محنت و مزدوری نہیں کی۔ ذیل میں ہم چند ایک امور کا تذکرہ کرتے ہیں۔

(۱) رسول اکرم ﷺ کا بکریاں چرانا

حضور ﷺ قبلہ بنو سعد میں اپنے رضائی بھائی کے ساتھ بکریاں چرانے جاتے۔ ایک دن فرشتے آئے اور انہوں نے آپ ﷺ کا سینہ مبارک چاک کر کے آپ ﷺ کے قلب اطہر کو غسل دیا اس موقعہ کو شق صدر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے سیرت ابن ھشام کے الفاظ یہ ہیں۔

واسترضعت فی بنی سعد بن بکر فبیننا انامع اخ لی خلف بیوتنا نرعی بھمالنا (۳۲)

کیا حضور ﷺ نے اجرت پر بکریاں چرائیں؟

حضور ﷺ کا بکریاں چرانا تو ثابت ہے مگر اس بات میں اختلاف رائے ہے کہ آپ ﷺ نے اجرت پر بکریاں چرائیں یا نہیں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا۔

مابعث الله نبياً الا رعى الغنم	(اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ اس نے
فقال اصحابه وانت فقال نعم	(اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ اس نے
كنت ارعا ها على	بکریاں چرائیں تو صحابہ کرام نے پوچھا آپ نے فرمایا ہاں (میں نے
قرار يط لاهل مكة (۳۳)	بھی چرائیں) مکہ والوں کیلئے "قراریطہ" پر چرایا کرتا تھا۔)

قراریط سے مراد

اس امر میں اختلاف رائے ہے کہ قراریط سے مراد کیا ہے ؟

(۱) دینار کے ٹکڑے کا نام ہے یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الاجارۃ میں ذکر کیا۔

(۲) یہ مکہ میں ایک جگہ کا نام ہے جیسا کہ امام عینی اور کرمانی نے لکھا ہے (۳۴)

امام عینی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

ابراہیم حربی کا قول ہے کہ قراریط ایک مقام کا نام ہے جو اجیاد کے قریب ہے ابن جوزی نے اس قول کو ترجیح دی ہے۔

امام عینی امام ابن جوزی کے مئوقف پر دلائل دیتے ہوئے فرماتے ہیں

قراریط سے درہم و دینار مراد نہیں بلکہ جگہ ہے اس پر دو دلائل ہیں۔

۱۔ کلمہ علے کی اصل وضع استعلاء کے لیے ہے اور اس کا حقیقی معنی قراریط سے جگہ مراد لینے سے ہی ممکن ہے اور اس کا تقدیر پر اطلاق مجاز ہے اور حقیقی معنی نہ پائے جانے پر ہی مجازی معنی مراد لیا جاسکتا ہے۔

۲۔ ایک اور روایت میں ہے کنت ارعی غنم اھلی بجیاد اور میں (مکہ کے نچلی طرف ایک جگہ) جیاد میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا یہ بھی دلالت کرتی ہے کہ کبھی حضور ﷺ جیاد میں چراتے اور کبھی قراریط میں (۳۵)

امام عینی فرماتے ہیں کہ ابن اسحاق اور واقدی کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی عمر اس وقت بیس سال تھی (۳۶)

اس ساری بحث سے معلوم ہوا کہ رسول ﷺ نے اجرت پر بکریاں نہیں چرائیں اور **علے سبیل التنزل** اگر یہ بات مان لی جائے آپ ﷺ نے اجرت پر بکریاں چرائیں تو پھر بھی اس سے چائلڈ لیبر کا ثبوت نہیں ملتا کہ کیونکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک اس وقت بیس سال تھی ہاں بچپن میں آپ ﷺ نے بکریاں چرائیں اس میں نہ تو عمر کے حوالے سے ۔سری رائے ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ آپ ﷺ نے اس دور میں کوئی اجرت وصول نہیں کی۔

"نوٹ" :۔ اگر امام بخاری اور امام ابن ماجہ کے اس حدیث کو کتاب الاجارۃ میں ذکر کرنے کی وجہ سے

اجرت پر حضور ﷺ کے بکریاں چرانے والے قول کو ترجیح بھی دے دی جائے اور علامہ شبلی نعمانی کی رائے کے مطابق یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک دس بارہ برس کی تھی تب بھی یہ قابل اعتراض بات نہیں ہے اور آج بھی اس عمر کے بچوں کو مناسب ماحول جو کہ ان کی تعلیم اور جسمانی ذہنی صحت کو متاثر نہ کرے' میں اجرت کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہاں غیر مسلم ایک اور حوالے سے اعتراض کرتے ہیں جو کہ ہم جواب سمیت علامہ شبلی نعمانی کے الفاظ میں بیان کرتے ہیں

"فرانس کے ایک نامور مورخ نے لکھا ہے کہ "ابو طالب چونکہ محمد ﷺ کو ذلیل رکھتے تھے (معاذ اللہ) اس لیے ان سے بکریاں چرانے کا کام لیتے تھے "لیکن واقعہ یہ ہے کہ عرب میں بکریاں چرانا معیوب کام نہ تھا' بڑے بڑے شرفاء اور امراء کے بچے بکریاں چراتے تھے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ عالم کی گلہ بانی کا دیباچہ تھا' زمانہ رسالت میں آپ ﷺ اس سادہ اور پر لطف مشغلہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے ایک دفعہ آپ ﷺ صحابہؓ کے ساتھ جنگل میں تشریف لے گئے' صحابہؓ جھڑبیریاں توڑ توڑ کر کھانے لگے آپ ﷺ نے فرمایا جو خوب سیاہ ہو جاتے ہیں زیادہ مزے کے ہوتے ہیں' یہ میرا اس زمانہ کا تجربہ ہے جب میں بچپن میں یہاں بکریاں چرایا کرتا تھا (شبلی نعمانی' سیرت النبی ۱: ۲۔۱۸۱)

(۲) شام کی طرف سفر تجارت میں شمولیت

حضرت ابو طالب تجارت کا کاروبار کرتے تھے قریش کا دستور تھا سال میں ایک دفعہ تجارت کی غرض سے شام کو جایا کرتے تھے آنحضرت ﷺ کی عمر تقریباً بارہ برس کی ہو گئی کہ حضرت ابو طالب نے حسب دستور شام کا ارادہ کیا' سفر کی تکلیف یا کسی اور وجہ سے وہ حضور ﷺ کو ساتھ نہیں لے جانا چاہتے تھے لیکن آنحضرت ﷺ کو ابو طالب سے اس قدر محبت تھی کہ جب ابو طالب چلنے لگے تو آپ ان سے لپٹ گئے ابو طالب نے آپ ﷺ کی دل شکنی گوارہ نہ کی اور ساتھ لے لیا (۳۷)

(۳) حرب فجار میں شرکت

حضور ﷺ کی جوانمردی اور بہادری میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ جب آپ ﷺ چودہ یا پندرہ برس کے ہوئے تو قریش اور قیس کے قبیلہ کے مابین جنگ ہوئی۔ قریش کے تمام خاندانوں نے اس معرکہ میں اپنی اپنی فوجیں قائم کی تھیں اس جنگ میں آپ ﷺ نے براہ راست کسی پر ہاتھ نہ اٹھایا کہ جنگ حرمت والے مہینوں میں لڑی جا رہی تھی مگر حضور ﷺ تیر اٹھا کر ان کو دیا کرتے تھے۔ (۳۸)

نتیجہ کلام

۱۔ ان تمام واقعات سے یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ بچپن میں محنت و مشقت کرنے میں کوئی حرج نہیں خواہ سفر تجارت ہو یا جنگ میں شرکت یا بکریاں چرانا یا کوئی اور محنت و مشقت کا کام ہاں باقاعدہ روزی کمانے کے لیے استعداد سے بڑھکر محنت و مشقت کا ثبوت نہیں ملتا۔

۲۔ ان امور سے حضور ﷺ کی زبان دانی اور فہ بہتر نشو و نما میں کوئی رکاوٹ نہ ہوئی بلکہ وہ مقصد جسکی وجہ سے قبیلہ بنو سعد میں تشریف لے گئے تھے وہ بدرجہ اتم پورا ہوا۔

حضرت انسؓ کا اپنے بچپن میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت کرنا

حضرت انسؓ خود ہی روایت فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی دس سال مدینہ طیبہ میں خدمت کی۔ اس وقت میں ایک لڑکا تھا۔ میں ہر کام اس طرح نہ کرتا تھا جس طرح میرے صاحب (حضور ﷺ) چاہتے تھے مگر حضور ﷺ نے اس دوران میرے کاموں پر کبھی اف تک نے فرمایا۔

ایک اور روایت میں انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اخلاق کے اعتبار سے سب لوگوں سے بڑھکر تھے۔ انہوں نے مجھے ایک دن کسی کام کے لیے بھیجا تو میں نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جاؤنگا اور میں نے دل میں کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے حکم دیا ہے اس لیے جاؤنگا سو میں باہر نکلا تو بچوں کو بازار میں کھیلتے ہوئے دیکھا (تو میں بھی وہاں ٹھہر گیا)۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے میری گردن کی پشت (گدی) سے پکڑا۔ اس پر میں نے آپ ﷺ کیطرف دیکھا تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے فرمایا اے انیس (پیار سے تصغیر کے ساتھ پکارا) جہاں میں نے جانے کا حکم دیا تھا وہاں جاؤ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں خدا کی قسم میں نے سات سال یا نو سال آپ ﷺ کی خدمت کی مگر حضور ﷺ نے مجھے کبھی کسی کام پر نہ جھڑکا۔

(ابو داؤد، سلیمان بن اشعث ۲۷۵ھ، سنن، کتاب الادب، ۲: ۳۱۰ مکتبہ امدادیہ ملتان)

خطیب تبریزی (صاحب مشکوۃ) اکمال فی اسماء الرجال میں حضرت انس بن مالکؓ (خادم رسول اللہ ﷺ) کے احوال لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہجرت مدینہ کے وقت حضرت انس کی عمر دس سال تھی۔ ان روایات کی روشنی میں معلوم ہوتا کہ انہوں نے دس سے سترہ سال یا انیس سال کی عمر تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی۔

ان روایات سے درج ذیل امور ثابت ہوئے

☆ چھوٹے بچوں سے خدمت لی جاسکتی ہے
☆ اس خدمت کے دوران ان پر سختی نہیں ہونی چاہیے
☆ کام بچوں کی استعداد کے مطابق ہونا چاہیے
☆ معلم انسانیت کی بارگاہ میں براہ راست تعلیم وتربیت کے مواقع میسر آتے رہے۔

فقہائے اسلام اور چائلڈ لیبر

فقہاء اسلام نے بھی چائلڈ لیبر پر مختلف حوالوں سے گفتگو کی ہے ذیل میں ہم چند ایک اہم فقہاء کرام کی آرا پیش کر رہے ہیں۔

امام مالکؒ اور چائلڈ لیبر

امام مالک بن انس (م ۱۷۹ء) معروف کتاب المدونۃ الکبری میں ہے

ارایت لوان صبیاً آجر نفسہ وھو صیغر بغیر اذن ولیہ اتجوز ھذہ الاجارۃ ام لا (قال) لایجوز الاجارۃ (آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک بچہ حالت صغر میں اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنے آپ کو کسی مزدوری پر لگائے تو کیا یہ اجارہ درست ہے؟ فرمایا یہ اجارہ جائز نہیں ہوگا۔)

(المدونتہ الکبری، ۴۰۳:۳ دارالفکر بیروت)

اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اگر ولی کی اجازت ہو تو پھر بچے کا اپنے آپ کو مزدوری پر لگانے کے لیے معاہدہ کرنا درست ہے۔

امام ابن قدامہ ۶۲۰ھ اور چائلڈ لیبر

امام ابن قدامہ چائلڈ لیبر کے حوالے سے اپنی رائے کا اظہار یوں فرماتے ہیں اگر ولی نے بچے کو یا اس کے مال کو ایک مدت تک اجرت پر لگایا پس وہ اس دوران بالغ ہو گیا تو ابو خطاب فرماتے ہیں کہ اس کو اجارہ ختم کرنے کا حق نہیں ہے کہ حق ولایت کی وجہ سے وہ عقد لازم ہے سو وہ بالغ ہونے سے باطل نہ ہوگا۔

یہ (اجارہ) نکاح کے مشابہ نہیں ہے کیونکہ اسکی مدت کا تعین ممکن نہیں ہے اور وہ ہمیشہ کے لیے عقد ہوتا ہے (اور اجارہ میں مدت کا تعین ہوتا ہے) یہی بات امام شافعی نے فرمائی ہے

اور امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ جب بچہ بالغ ہو جائے تو اسکو اختیار ہے کیونکہ یہ اس کے منافعوں پر عقد ہے جبکہ وہ اپنے اوپر تصرف کا مالک نہیں ہے جب وہ مالک ہوا تو اس کے لیے اختیار ثابت ہوا جیسے اس لونڈی

کے لیے ثابت ہوتا ہے جبکہ وہ کسی خاوند کے نکاح میں ہوتے ہوئے آزاد ہوتی ہے۔

بعد ازاں حنابلہ کا مؤقف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

ہمارے نزدیک یہ عقد لازم ہے۔ اسکے بعد اسکے لزوم کی کیفیت کی وضاحت یوں کرتے ہیں اگر بچے کو یا اس کے مال کو اجرت پر لگانے والا ولی فوت ہو جائے یا معزول کر دیا جائے تو ولایت دوسرے ولی کی طرف منتقل ہو جائے تو یہ عقد باطل نہ ہو گا۔

(ابن قدامہ ' المغنی '۵: ۱-۷۰؛ مکتبتہ الریاض الحدیثتہ - الریاض)

اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ مالکیہ کی طرح حنفیہ ' شافعیہ اور حنابلہ بھی چائلڈ لیبر کو درست مانتے ہیں ۔ہاں اس بات میں اختلاف رائے ہے کہ بلوغت کے بعد اجارہ فسخ کرنے کا اختیار بچے کو ملتا ہے یا نہیں۔ (اسکی تفصیل ابھی بیان ہوئی)

امام کاسانیؒ ۵۸۷ھ اور چائلڈ لیبر

امام کاسانی چائلڈ لیبر کے حوالے سے اپنی ماہرانہ رائے کا اظہار یوں کرتے ہیں۔ اسی طرح باپ کا' قاضی کا اور مالک کے امین کا کیا ہوا عقد اجارہ بن نافذ ہو گا کیونکہ شرعی طور پر یہ لوگ قائم مقام ہیں لہذا باپ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی بھی کام میں اپنے بالغ بچے کا اجارہ کرے (یعنی اسے مزدوری پر لگا دے) کہ باپ کو اپنے چھوٹے بچے پر اس طرح حق ولایت (تصرف کا اختیار) حاصل ہوتا ہے جس طرح اسے اپنے آپ پر حاصل ہوتا ہے کیونکہ باپ کو طبعی طور پر بیٹے پر وہی شفقت ہوتی ہے جو اسے اپنی ذات پر ہوتی ہے اس کے بعد وہ بچوں سے اجارہ کروانے کی ایک اہم وجہ کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

ان ایجارہ فی الصناع من باب التہذیب والتادیب والریاضۃ

بلاشبہ کسی فن اور کاریگری کے کام میں بچے کا اجارہ کرنا اسے مہذب بنانے 'اسکی تربیت کرنے اور ٹریننگ کے باب میں سے ہے

(کاسانی 'بدائع الصنائع مترجم مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور ۱۹۹۳ء)

(کاسانی 'بدائع الصنائع '۴ :۸-۷۷ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۴۰۰ھ

بچپن میں باقاعدہ مشقت ـــ تعلیم و تربیت سے محرومی کا سبب

بچپن میں باقاعدہ محنت و مشقت کی صورت میں عام طور پر بچے تعلیم و تربیت سے محروم رہ جاتے ہیں اور بچوں کی تعلیم و تربیت والدین کے فرائض میں سے بھی ہے۔ اس لیے سد الذرائع کے طور پر

بچپن میں با قاعدہ مشقت و محنت کی ممانعت کرنی چاہئے تاکہ تعلیم وتربیت سے محرومی کا سبب نہ بنے جسکا کتاب وسنت میں جابجا حکم دیا گیا ہے۔

(۱) یایھاالذین امنوا قواانفسکم واھلیکم ناراً (۴۰)
(اے صاحبان ایمان اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ)

(۲) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

کلکم راع مسئول عن رعیته (۴۱)
(تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اسے اپنی رعایا کے بارے سوال کیا جائے گا۔)

(۳) حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

طلب العلم فریضته علی کل مسلم (۴۲)
علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے

(۴) حضور ﷺ نے فرمایا

مانحل والدولدًا من نحل افضل من ادب حسن (۴۳)
(کوئی والد اپنی اولاد کو اچھے ادب سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں دے سکتا۔)

(۵) اس روایت میں تربیت کا خصوصی تذکرہ ہے حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیامة انا وھو ھکذا و ضم اصابعه (۴۴)
(جس نے دو لڑکیوں کی بلوغت تک پرورش کی وہ اور میں قیامت کے روز اسطرح ہوں گے درانحالانکہ آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں ملائیں۔

(۶) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

لایکون لاحدکم ثلاث بنات اوثلاث اخوات فیحسن الیھن الادخل الجنة (۴۵)
(تم میں سے کسی ایک کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں پھر اس نے ان کے ساتھ احسان (تعلیم وتربیت) کیا تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔)

ان آیات واحادیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کی تعلیم وتربیت انتہائی ضروری ہے اور با قاعدہ محنت و مشقت کی صورت میں عام طور پر بچے تعلیم و تربیت سے محروم ہو جاتے ہیں اس لیے پیشگی اقدامات کرتے ہوئے چائلڈ لیبر پر پابندی ہونی چاہئے۔

کل وقتی اور جزو قتی کام کرنے کی اجازت

قدرے عقل و شعور کے دور میں جب تعلیم و تربیت کے ایک حد تک مراحل طے کر لیے ہوں اسکے بعد کل وقتی اور جزو قتی کام کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم و تربیت کو پورا کرتے رہیں تو اسکی اجازت ہے قانونی ڈکشنری میں ہے۔

That teen -agers can work during school years on school days and weekends also specific hours during day that they can work .(46)

ایسی صورت میں بچے کی تعلیم متاثر نہیں ہوتی اس لیے اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ سیرت طیبہ اور فقہاء کے حوالے سے بھی بیان ہوا۔

اضطراری حالات اور چائلڈ لیبر

گذشتہ بحث سے یہ معلوم ہوا کہ عام حالات میں باقاعدہ اور استعداد سے بڑھکر چائلڈ لیبر درست نہیں اس پر پابندی ہونی چاہیئے کیونکہ شریعت کا عمومی مزاج بھی اسی بات کا تقاضا کرتا ہے اور بچپن کی تعلیم وتربیت بھی اسی بات کی مقتضی ہے۔ہاں اضطراری حالات میں اس کی مطلقاً اجازت ہے کیونکہ ایسے حالات میں شریعت نے حرام اور ناجائز چیزوں کو بھی جائز قرار دیا ہے قرآن حکیم میں ہے۔

وقدفصل لکم ماحرم علیکم (اور تحقیق وہ(اللہ)واضح کر چکا ہے جو کچھ اس نے تم پر حرام کیا مگر الا مااضطررتم الیه (۴۷) جب کہ تم اس کے کھانے کی طرف مجبور ہو جاؤ۔)

تو گویا صراحۃ حرام چیزوں کو بھی اضطراری حالت میں جائز قرار دیا ہے مگر یہ بات ضرور ہے کہ اس کا غلط استعمال نہیں ہونا چاہیئے

حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

کاد الفقران یکون کفراً (۴۸) (قریب ہے کہ فقر کفر کا سبب بن جائے۔)

تو غربت وافلاس میں ایمان سے محروم ہونے کی بات بھی ہو سکتی ہے اس لیے حالات میں جب غربت بہت زیادہ ہو اور اسکے حل کے لیے نہ تو معاشرہ کچھ کرے اور نہ ہی حکومت اور خاندان میں کوئی بڑا سرپرستی کرنے والا بھی نہ ہو تو ایسی صورت میں بنیادی ضروریات کی فراہمی کے لیے بے سہارا بچوں کے لیے چائلڈ لیبر کے علاوہ کوئی اور چارہ کار نہیں رہتا۔

اضطراری حالت کا خاتمہ

غربت و افلاس کی وجہ سے چائلڈ لیبر پر مجبور ہونے والے لوگوں کے مسائل کا حل کر دیا جائے اور اگر "اس کے باوجود بچوں سے انکی استعداد سے بڑھکر اور ممنوع پیشوں میں لیبر کروائیں تو ان کو قانون کے مطابق کڑی سے کڑی سزا دی جائے اس مسئلہ کے حل کے تین مراحل ہیں۔

۱۔ معاشرہ

۲۔ حکومت

۳۔ معاشرہ کی سطح پر اقدامات

اگر ہم اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں تو اس مسئلے کا حل بہت حد تک ممکن ہو جاتا ہے جیسے

۱۔ ہر کوئی اپنے پڑوس میں رہنے والے بے سہارا اور غریب لوگوں کا سہارا بنیں اور پڑوسیوں کے حقوق کو پورا کریں اور حضور ﷺ کی اس حدیث مبارکہ پر عمل پیرا ہوں۔

لیس المومن الذی یشبع و جارہ جائع (۴۹)	(وہ کامل مومن نہیں ہے جو خود تو سیر ہو مگر اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔)

(۲) ہم میں سے کوئی اپنے رشتہ داروں میں غریب لوگوں کی مدد کریں تو بھی مسئلہ کا حل ممکن ہے کیونکہ اسطرح کے افلاس زدہ لوگ یقیناً کسی نہ کسی کے رشتہ دار ہوں گے اور قرآن حکیم کی تعلیمات اس حوالے سے اسطرح ہیں۔

(ا)وات ذالقربی حقہ (۵۰)	(اور تم رشتہ داروں کو ان کا حق دو۔)
(ب)یسئلونک ماذا ینفقون قل ما انفقتم من خیر فللو الدین والاقربین (۵۱)	(وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں آپ فرما دیجئے کہ جو کچھ تمہیں مال سے خرچ کرنا ہے سو وہ حق ہے والدین کا اور رشتہ داروں کا۔)

ان آیات میں قرابت داروں کے حقوق ادا کرنے اور پھر ترجیحات میں سب سے پہلی ترجیح والدین اور پھر رشتہ داروں کو بیان کیا۔

(۲) حکومتی سطح پر اقدامات

۱۔ حکومت کے فرائض میں ہے کہ وہ اسطرح کے بے سہارا لوگوں کی کفالت کرے تاکہ مجبوری کی وجہ سے چائلڈ لیبر ختم ہو سکے۔ اس ضمن میں حضور ﷺ کا وہ ارشاد پیش نظر رہنا چاہئے

فایما مومن ترک مالا فلیرثه (سو جو کوئی مومن مال چھوڑے تو اسکے ورثاء اس کے
عصبته من کانوا فان ترک دینا مالک ہوں گے اور اگر وہ قرض چھوڑے یا بے سہارا بچے
اوضیاعاً فلیأ تینی وانا مولاہ(۵۲) تو وہ میرے پاس آئیں تو میں انکا والی (سرپرست) ہوں۔)

حضور ﷺ ایک اسلامی ریاست کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے یہ بات فرما رہے ہیں تو کوئی بھی اسلامی حکومت اس امر کی پابند ہے کہ بے سہارا لوگوں کی کفالت کرے۔

(۲) بے روزگاروں کو روزگار دیا جائے وگرنہ ان کو بے روزگاری الاونس دیا جائے جیسا کہ کئی ممالک میں رائج ہے۔

(۳) بین الاقوامی سطح پر اقدامات

بین الاقوامی تنظیمات غریب ممالک پر چائلڈ لیبر کے نام پر پابندیاں لگا کر اور اس کی مصنوعات کو عالمی منڈی میں پابندیاں لگا کر مزید کمزور کر کے ان کی مشکلات میں اضافہ نہ کریں بلکہ بین الاقوامی تنظیمات جائزہ لیں کہ وہ کونسی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے چائلڈ لیبر ہو رہی ہے۔ غریب و مفلس لوگوں کی مدد کرنے کے لیے پروگرام بنائیں ایسے ممالک کی مدد کریں اور حکومت سے ملکر ایسے گھرانوں کا سروے کروائیں تاکہ ان لوگوں کے حقیقی مسائل سے آگہی حاصل کر کے انکا حل کیا جاسکے۔

مزید براں بین الاقوامی تنظیمات کو فنڈز دیتے ہوئے دو امور کا خیال رکھنا چاہیئے۔

(۱) اگر حکومت کے ذریعے فنڈز خرچ کیے جائیں تو اس بات کا سختی سے نوٹس لیا جائے کہ ان فنڈز کا مصرف اسی حوالے سے ہو۔

(۲) انسانی حقوق کے نام سے کام کرنے والی تنظیمات کو بھی اس بات کا پابند بنایا جائے کہ وہ زیادہ پیسہ انتظامی حوالے سے ہی نہ صرف کر دیں۔

خلاصہ بحث

ہماری اس ساری بحث سے خلاصۃً جو چیزیں سامنے آتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

- ☆ استعداد سے بڑھکر چائلڈ لیبر لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا کے قرآنی اصول کے خلاف ہے۔
- ☆ استعداد سے بڑھکر چائلڈ لیبر حدیث "رفع القلم عن ثلاث اورلیس منا من لم یرحم صغیرنا "

کے اصولی ضابطے کے خلاف ہے۔

☆ فنی مہارت کے حصول کے لیے مختلف انواع کی استعداد کے مطابق چائلڈ لیبر درست ہے کہ یہ فنی تعلیم کے حصول عملی کا ذریعہ بھی ہے۔ایسی صورت میں بچے کیلئے اسلام کی بنیادی تعلیمات سے آگاہی اور ضروری حد تک پڑھنا لکھنا ضروری ہے۔

☆* باقاعدہ مشقت عمومی مزاج شریعت کے خلاف ہے کہ بہت سے بنیادی احکامات سے بچے کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

☆ سیرت طیبہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے بچپن میں خود محنت کی (اجرت کیلئے مشقت کے بارے میں اختلاف کا ذکر ہو چکا) اور حضرت انس کا ایک طویل عرصے تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرنا ثابت ہے۔

☆ بچوں سے باقاعدہ محنت و مشقت جو عام طور پر ان کی تعلیم و تربیت سے محرومی کا سبب بنتی ہے سد الذرائع کے طور پر ناجائز ہونی چاہیے۔

☆ عقل و شعور کی پختگی کے دور میں ایسی کل وقتی اور جزو وقتی محنت و مشقت منع نہیں جو تعلیم کو متاثر نہ کرے۔

☆ ہاں اضطراری حالات میں جب ان کے خاندان' معاشرہ اور حکومت کی طرف سے کوئی سہارا نہ بنے تو چائلڈ لیبر مطلقاً جائز ہو گی۔

☆ اضطراری حالات کے خاتمہ کے لیے معاشرہ اور حکومت کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور بین الاقوامی تنظیمات کو بھی پابندیاں لگانے کی بجائے ان کے مسائل کے حل میں مؤثر کردار ادا کرنا چاہیے۔

حوالہ جات

۱۔ ابن نجیم المتوفی ۹۷۱ھ الاشباہ والنظائر :۱۶۸ مطبوعہ ایچ۔ ایم سعید کمپنی کراچی

۲۔ سیوطی' جلال الدین المتوفی ۹۱۱ھ' الاشباہ و النظائر :۲۱۹ مطبعۃ مصطفیٰ البابی حلبی مصر ۱۹۵۹ء

۳۔ سیوطی' الاشباہ والنظائر :۲۱۹

رازی' فخر الدین المتوفی ۶۰۶' التفسیر الکبیر '۹ :۸۸ مکتب الاعلام الاسلامیہ ۱۲۱۳ھ

رازی' فخر الدین المتوفی ۶۰۶' ۲۴ :۳۰۔۲۹

۴۔ Henry campbell,Black law dictionary : 997

۵۔ As Hornly.Oxford Pidtionary:469 Oxford University Press

۶۔ البقرۃ ۲ :۲۳۳

۷۔ البقرۃ ۲ :۲۸۶

۸۔ الانعام' ۶ :۱۵۲۔ الاعراف' ۷ :۴۲۔ المؤمنون' ۲۳ :۶۲

۹۔ رازی' التفسیر الکبیر' ۲۴۔۲۹

۱۰۔ البخاری' محمد بن اسماعیل المتوفی ۲۵۶' صحیح' ۲ :۹۴۷' ۱۰۰۶ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۹۶۱ھ

۱۱۔ الترمذی' محمد بن عیسی المتوفی ۲۷۹ھ صحیح' جامع' ابواب البر والصلۃ' ۲ :۱۴ اسلامی کتب خانہ دیوبند یوپی بھارت ۱۹۵۸ء

۱۲ زیدان' عبدالکریم' الوجیز :۹۵ دار نشر الکتب الاسلامیہ' لاہور

۱۲الف عامہ کتب فقہ

۱۳۔ ابن نجیم الاشباہ والنظائر :۱۶۹

۱۴۔ زیدان' الوجیز :۹۵

۱۵۔ ابن نجیم' الاشباہ والنظائر :۱۶۹

۱۶۔ زیدان' الوجیز :۹۶

۱۷۔ ابن نجیم' الاشباہ والنظائر :۱۶۹

۱۸۔ سیوطی' الاشباہ والنظائر :۲۲۲